ہو لئے کیون نامہ بر کے ساتھ ساتھ	یا رب اپنے خط کو ہم پہونچائین کیا

کیا استفہام کے لئے ہے۔ نامہ بر۔ یعنے قاصد۔

موج خون سر سے گذر ہی کیون نجائے	آستان یار سے اٹھ جائین کیا

کیا نفی کے لئے ہے یعنے ہم آستان یار سے نہ اٹھین گے اگرچہ موج خون ہمارے سر سے گذر جائے۔

عمر بھر دیکھا کیا مرنے کی راہ	مر گئے پر دیکھئے دکھلائین کیا

عمر بھر = تمام عمر۔ راہ دیکھنا۔ انتظار کرنا۔ مر گئے پر۔ یعنے مرنیکے بعد کیا۔ استفہام کے لئے ہے یعنے دیکھئے کیا دکھلائینگے۔ قائل اپنے کو شخص غیر قرار دیکر پوچھتا ہے۔

پوچھتے ہین وہ کہ غالب کون ہے	کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائین کیا

کہ = دونو مصرعون مین بیان کے لئے ہے۔ اور مصرع ثانی مین کاف تردید بھی ہوسکتا ہے۔ یعنے کوئی بتلاؤ یا ہم بتلائین کیا۔ استفہام کے لئے ہے۔

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہین سکتی	چمن زنگار ہے آئینۂ باد بہاری کا

باد بہاری کو بسبب لطافت کے آئینۂ فولادی قرار دیا ہے۔ چونکہ آئینۂ فولادی پہ

زنگ آتا ہے اور زنگ سبز رنگ ہوتا ہے لہذا چمن کو جو باعتبار برگ اشجار کے سبز ہوتا ہے آئینہ بادِ بہاری کا زنگ مقرر کیا ہے اور چونکہ بادِ بہاری لطیف چیز ہے اور بمقابل اوس کے برگ اشجار کثیف شے ہے لہذا یہہ نتیجہ نکالا کہ لطافت بغیر کثافت کے حاصل ہو نہین سکتی ۔ مطلب یہہ کہ جیسے دنیا مین غم و شادی توام ہین اسیطرح لطافت و کثافت کا خال ہے اور وہ بھی توام ہین ۔ جلوہ پیدا کرنا = ظاہر ہونا ۔ وجود مین آنا ۔

حریفِ جوشش دریا نہین خودداری ساحل	جہان ساقی ہو تو باطل ہے دعوی ہوشیاری کا

ساقی کو دریاے مواج سے اور ہوشیاری کو ساحل سے تشبیہ دی ہے ۔ اور کہتا ہے کہ جب دریاے مواج خوب طغیانی کرے تو ساحل پانی مین غرق ہوجاتا ہے اسیطرح جہان ساقی ہو اور وہ ناز و انداز سے خوب بادہ پیمائی کرے تو وہان لوگ شراب پی پی کر مست و بیہوش ہو جاتے ہین اور ہوشیاری باقی نہین رہتی لہذا ساقی کے مقام پہ ہوشیاری کا دعوی غلط ہے ۔ ساقی کی بے تکلفی و ناز و انداز کو (یا) ساقی کے حسن و جمال روز افزون کو جوشش دریا قرار دیا ہے ۔ کیونکہ جب ساقی کو دریا قرار دیا ہے تو ساقی مین جوشش دریا کیا چیز ہوگی ۔ ؟ دریا مین جوشش دریا پانی ہے ۔ اور ساقی مین ساقی کی جوشش ناز و انداز یا حسن و جمال یا سخاوت و کرم بھی ہوگی ۔ مگر اس شعر مین یہہ بات بھی ممکن ہے کہ ساقی کو جوشش دریا کے ساتھہ تشبیہ دیجاے یعنے جہان جوشش دریا ہوی وہان ساحل غرق آب ہوگیا اسیطرح جہان

ساقی ہوا وہان ہوشیاری غائب ہو گئی - دونون معنون کا حاصل ایک ہے
اور بلحاظ ان معنون کے (تو) حرف رابط ہوگا - اور اس شعر مین (تو)
ضمیر واحد حاضر بھی صحیح ہے یعنے اے معشوق جہان تو ساقی ہوا اور
جس جگہہ تو ساقی گری کرے الخ -

عشرت قطرہ ہے دریا مین فنا ہو جانا	درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

اس شعر مین علم تصوف کا مشہور مسئلہ باندھا ہے - کہ راحت فنا فی اللہ ہونیمین
ہے قطرہ تمثیل انسان اور دریا تمثیل ذات باری تعالی ہے - جب درد اپنی
حد سے گذر گیا تو دوا کارگر اور موثر نہوی اور جب دوا موثر نہوی تو مریض
ہلاک ہو گیا - اب قائل نے ہلاک ہو جانے کو دوا ہو جانا قرار دیا ہے
کیونکہ مریض کا مقصود تو ہلاکی تھا نہ صحت و تندرستی - اور مریض فنا کو شفا
اسوجہ سے خیال کرتا ہے کہ فنا فی اللہ کا درجہ اُسکو حاصل ہوتا ہے - جو
اُسکا عین مطلوب ہے حاصل یہہ کہ عشرت انسان کی فنا فی اللہ ہو جانیمین ہے

تجھ سے قسمت مین مری صورت قفل ابجد	تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

صورت قفل ابجد سے یعنے قفل ابجد کی مانند قفل ابجد کیطرح - اس شعر مین
بات کے بننے سے وصل کی بات بننا مراد ہے - اور قائل کا مقصود یہہ ہے
کہ جب وصل کی بات بنگئی تو مین معشوق سے جدا ہو گیا جو میرے لئے کمال
تیرہ بختی اور نہایت بدقسمتی ہے -